

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي

Let's Enlighten Ourselves with the Qur'an

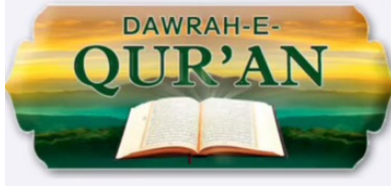
DAWRAH-E- QUR'AN



DR. FARHAT HASHMI

Juz 2

**Mindmaps, Summary
&
Action Points**



پارہ: 2

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمد و ثنا

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ الْحَمْدُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ كُلُّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ
يَعُودُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ
ہر قسم کی حمد اللہ کے لئے ہے جس کی طرف سے حمد شروع ہوتی ہے اور جس کی طرف حمد لوٹ کر جاتی ہے، ہر
قسم کی حمد اللہ کے لیے ہے جس سے ہر چیز کا آغاز ہوتا ہے اور ہر چیز پلٹ کر اسی کی طرف جاتی ہے، اللہ کے
سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، وہ ہر چیز کا خالق ہے، اور وہ ہر چیز پر کار ساز ہے۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا قُلْ لِلَّهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (142)
لوگوں میں سے بے وقوف ضرور کہیں گے کس چیز نے انہیں ان کے اس قبلہ سے پھیر دیا جس کی
طرف یہ رخ کرتے تھے، آپ کہہ دیجیے مشرق اور مغرب اللہ ہی کے ہیں، وہ جسے چاہتا ہے
سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

تحويل قبلہ

رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو سولہ یا سترہ ماہ تک بیت
المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، پھر آپ کو بیت اللہ کی
طرف منہ کرنے کا حکم ہوا

یہود، منافقین اور مشرکین سبھی نے اعتراضات شروع کر دیے

اگر وہ پہلا قبلہ درست تھا تو اسے بدلنے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر
یہ درست ہے تو اتنی دیر بیت المقدس قبلہ کیوں رہا؟

اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا

اصل چیز اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرماں برداری ہے

اللہ کے احکام پر صرف وہی شخص اعتراض کرتا
ہے جو بے وقوف ہو، جاہل ہو اور عناد رکھتا ہو

اللہ کے حکم پر اعتراض کرنا، اللہ کی نگاہ میں
بے وقوفی اور جہالت ہے

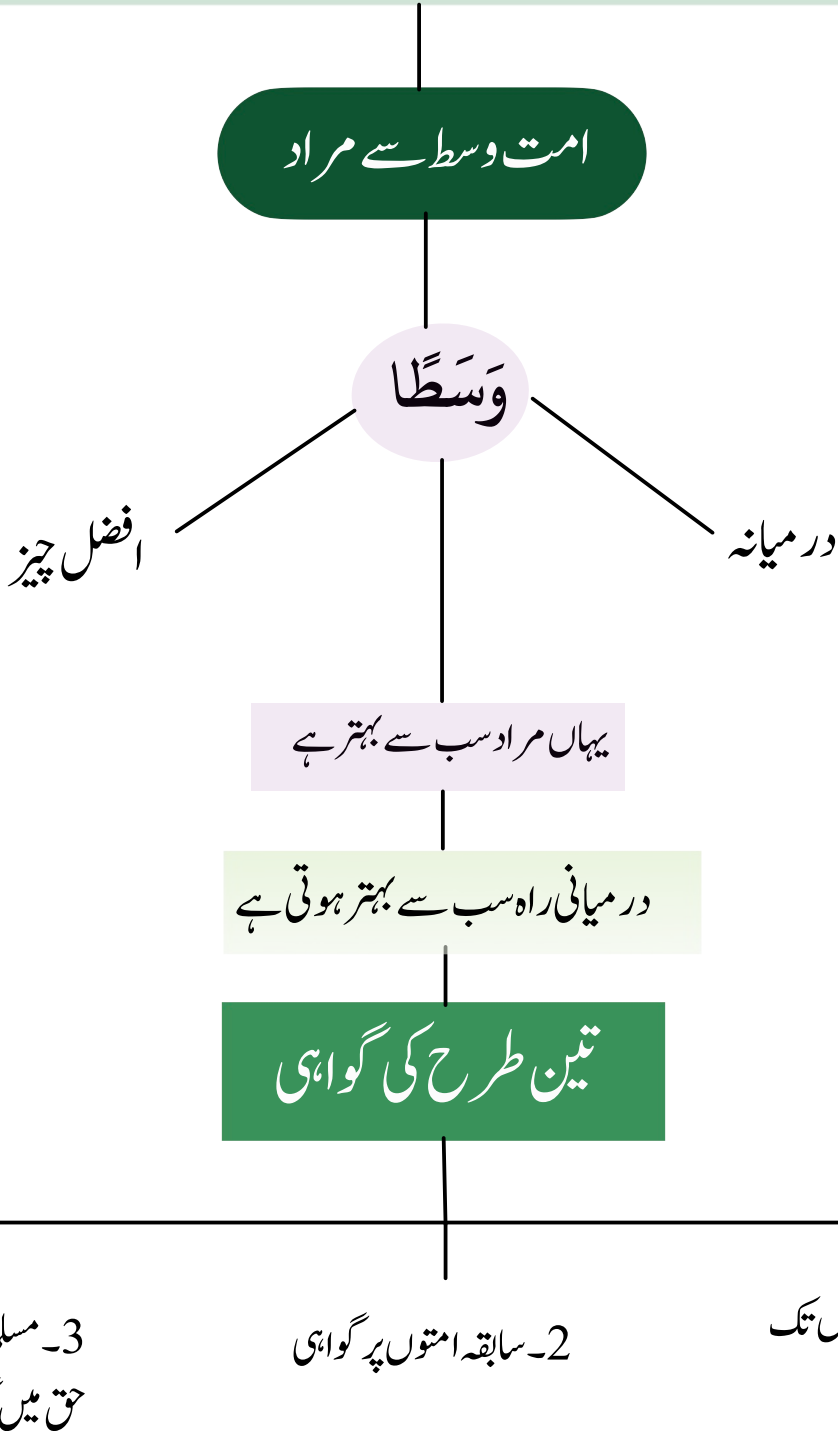
اللہ کی نگاہ میں عقل مند ہونے کے لیے دین کا علم حاصل کرنا

تبدیلی قبلہ کی اہم وجہ

امتحان لینا مقصود تھا کہ کون رسول ﷺ کی پیروی کرتا ہے اور کون نافرمانی کرتا ہے

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ (143)

اور اسی طرح ہم نے تمہیں میانہ رو امت بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول تم پر گواہ ہوں اور جس قبلے پر آپ تھے اسے ہم نے اس لیے مقرر کیا تھا تاکہ ہم معلوم کریں کہ کون اس رسول کی پیروی کرتا ہے اس کے برعکس جو اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے، اور بے شک یہ (تبدیلی) بہت بھاری تھی مگر ان لوگوں پر نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت بخشی اور اللہ ایسا نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے، بے شک اللہ تو لوگوں پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔



إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ

نبی ﷺ کی اتباع کا وجوب

• تو اللہ تعالیٰ نے بندوں کا امتحان لیا تاکہ جان لے کہ
کیا وہ رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہیں؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری ساری امت
جنت میں جائے گی سوائے اس کے جس نے انکار کیا۔ (صحابہ نے) عرض کیا یا رسول
اللہ! انکار کون کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں
داخل ہو گا اور جو میری نافرمانی کرے گا تو تحقیق اس نے انکار کیا۔

الرءوف

شفقت کرنے والا

اپنے بندوں پر نہایت شفقت کرنے والا

بندوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ
نہ ڈالنے والا

آیت: 148

وَلِكُلِّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيَهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ
بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (148)

اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے جدھر وہ رخ کرتا ہے لہذا تم نیکیوں میں سبقت کرو،
جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر خوب قدرت
رکھنے والا ہے۔

نیک کاموں کی طرف سبقت کا حکم

سبقت کرنے سے مراد

اس کام کو سرانجام دیتے
ہوئے پایہ تکمیل تک پہنچانا

اس کو کامل ترین
طریقوں سے کرنا

جو دنیا میں نیکیوں کی طرف سبقت لے جائے گا وہی
آخرت میں جنتوں کی طرف سبقت
لے جانے والا ہے

• وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ () أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ () فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ ()
ثَلَاثَةٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ () وَقَلِيلٌ مِنَ الْآخِرِينَ (الواقعة: 14-10)

اور جو پہل کرنے والے ہیں، وہی آگے بڑھنے والے ہیں۔ یہی لوگ مقرب ہیں، جو
نعمتوں والے باغوں میں ہوں گے پہلوں میں سے بہت ہوں گے اور پچھلوں میں
سے کم۔

آیت: 152

فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (152)
پس تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور تم میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔

ذکر کا معنی

دل اور عمل سے بھی

زبان سے یاد کرنا

ذکر کرنے والے سے اللہ کا وعدہ

فَإِنْ ذَكَرَنِ فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِ فِي
مَلَأِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأِ خَيْرٍ مِنْهُمْ [صحيح البخاری

پس اگر وہ مجھے اپنے نفس میں یاد کرے تو میں بھی اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں، اور اگر وہ مجھے (بھری) محفل میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر محفل میں یاد کرتا ہوں۔

جنت کے باغیچے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم لوگ جنت کے باغوں کے پاس سے گزرو تو کچھ کھاپی لیا کرو۔ کسی نے پوچھا: جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجالس ذکر۔

سبقت لے جانے والے لوگ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مفردون سبقت لے گئے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! مفردون کون لوگ ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ

اور البتہ ہم ضرور آزمائیں گے تمہیں

بِشَيْءٍ

ساتھ کسی بھی چیز کے

مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّغَرِ

خوف سے

اور بھوک سے

اور کمی (کر کے)

مالوں سے

اور پھلوں سے

اور جانوں سے

دشمن، مستقبل کا خوف

فاقمہ یا جاب کا چلے جانا

مال ضائع ہونا

اولاد کا فوت ہو جانا

پھل زندگی کا آخری نتیجہ ہوتا ہے۔ اس کا ضائع ہو جانا

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ

اور خوش خبری دے دیجیے صبر کرنے والوں کو

آزمائش کا آنا بھی خیر کا باعث ہے

لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوْ الْمُؤْمِنَةِ فِي جَسَدِهِ وَفِي مَالِهِ وَفِي وَلَدِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا

عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ [مسند احمد: 7859]

نبی ﷺ نے فرمایا: مومن مرد یا مومن عورت پر اس کے جسم کی طرف سے یا اس کے مال کی طرف سے یا اس کی اولاد کی طرف سے مستقل پریشانیاں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ جب وہ اللہ سے ملتا ہے تو اس کا ایک گناہ بھی باقی نہیں ہوتا۔

الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ (156)
وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ بے شک ہم اللہ ہی کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

مصیبت سے مراد

ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے انسان کو اذیت پہنچے، وہ خواہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو

مصیبت کے وقت کہنے والا کلمہ

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

• یہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ دل کی حاضری سے کہا جائے تو اس میں اس بات کا اظہار بھی ہے کہ ہم اللہ کی ملکیت اور اس کے بندے ہیں اور اس کا بھی کہ ہمیں ہر حال میں اس کے پاس واپس جانا ہے۔ وہ جب چاہے، جسے چاہے واپس بلائے، اس پر شکوہ و شکایت کا کیا موقع ہے؟ اس سے انسان کو صبر کی توفیق ملتی ہے۔

ان کلمات کی اہمیت

• سعید بن جبیر کہتے ہیں: یہ کلمات ہمارے نبی ﷺ سے پہلے کسی نبی کو بھی نہیں دیئے گئے اگر یعقوب علیہ السلام یہ کلمات جانتے ہوتے تو وہ یا اَسْفَى عَلٰی یُسُفَ نہ کہتے

مصیبت کے وقت انسان کے چار مقامات

- 1- صبر کرنا
یہ واجب ہے
- 2- تکلیف پر راضی ہونا مستحب ہے
- 3- مصائب پر شکر کرنا
- 4- مصیبت پر ناراض نہ ہونا

أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ
الْمُهْتَدُونَ (157)

یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے نوازشیں اور رحمت
ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

صبر کرنے والوں کو تین نعمتیں ملتی ہیں:

ہدایت یافتہ ہونے کی سند

رب کی بہت بڑی رحمت

رب کی مہربانیاں

صابرین کو اللہ کی مدد اور ساتھ ملنا

اللہ کی محبت ملنا

جنت کے بالا خانوں کا حصول

صبر نہ کرنے والے محروم

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (158)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی اس گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے (درمیان) چکر لگائے اور جو کوئی خوشی سے نیکی کرے تو بے شک اللہ قدر دان ہے، خوب علم رکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ قدر دان ہے

الشکور

الشاكر

تھوڑی سی محنت پر بہت زیادہ اجر دینے والا	جو قلیل عبادت پر زیادہ درجات عطا فرمائے	دنیا کی قلیل عبادت پر آخرت کی لامحدود نعمتیں عطا کرے	کیونکہ اللہ تعالیٰ عمل کے بدلے اجر دیتے ہیں اس لیے اسے بھی شکر کہا گیا ہے
---	--	---	---

تھوڑے اعمال کی قدر دانی کرنے والا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى السَّمَاءِ إِلَّا طَيِّبٌ إِلَّا كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُرَبِّيهَا كَمَا يُرَبِّي الرَّجُلُ فَلْوَهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتَّىٰ إِنَّ الثَّمَرَةَ لَتَعُودُ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيمِ [مسند احمد: 9565]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان بھی پاک کمائی سے کوئی بھی چیز صدقہ کرتا ہے اور آسمان کی طرف پاک ہی چڑھتا ہے،

وہ صدقہ گویا کہ رحمن عزوجل کی ہتھیلی پر رکھا جاتا ہے پھر وہ اس کو بڑھاتا اور پھیلاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے یا بچھڑے کے بچے کی پرورش اور نشوونما کرتا ہے، اسی طرح اللہ اس کی نشوونما کرتا ہے، یہاں تک کہ ایک کھجور بھی ایک بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتی ہے۔

آیت: 172

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ
وَأَشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ (172)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں عطا کی ہیں ان میں سے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم واقعی اسی کی عبادت کرتے ہو۔

طیب رزق کھانا

نبی ﷺ نے فرمایا:

کھانا کھا کر شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کا
درجہ پالیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ پاک ہے اور پاک ہی قبول کرتا
ہے اور بے شک اللہ نے مومنین کو بھی وہی
حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا ہے۔

کھانے کا شکر کیا ہے؟

ابراہیم نخعی کہتے ہیں: کھانے کا شکریہ ہے کہ جب
کھانا کھایا جائے تو اللہ کا نام لیا جائے
• اور جب فارغ ہوں تو اس کی تعریف کی جائے۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ
وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا
وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ

(177)

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے رخ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ نیکی (تو اس کی ہے) جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور
فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے اور مال سے محبت کے باوجود اسے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں
اور مسافر اور سوال کرنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں دے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے، اور وہ جو اپنا عہد
پورا کرنے والے ہیں جب وہ عہد کریں، اور وہ جو تنگ دستی اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں، یہی
وہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جو متقی ہیں۔

آیت بر

جامع آیت

اس میں عقائد، عبادات اور نیکی کے کاموں کو جمع کیا گیا ہے

• سفیان ثوری اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس آیت
میں نیکی کی تمام انواع و اقسام کو بیان کر دیا گیا ہے۔ ابن کثیر کہتے
ہیں ثوری رحمہ اللہ نے سچ فرمایا۔
• جو شخص اس آیت میں موجود نیکیوں سے متصف ہو گیا تو گویا وہ
سارے اسلام میں داخل ہو گیا اور اس نے تمام نیکیوں کو اپنا لیا۔
[ابن کثیر]

ایمانیات پر مشتمل آیت

اس میں نیکی کا ایک جامع تصور دے دیا گیا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ
بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتَّبَاعْ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءً
إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ
عَذَابٌ أَلِيمٌ (178)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص لینا فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے آزاد، اور غلام کے بدلے غلام، اور عورت کے بدلے عورت، پھر جس (قاتل) کو اس کے بھائی (مقتول کے وارث) کی طرف سے کچھ معاف کر دیا جائے تو (مقتول کے وارث کے لیے) معروف طریقے سے پیروی کرنا اور (قاتل کو) اچھے طریقے سے اس (دیت) کو ادا کرنا (لازم) ہے۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے، پھر جو اس کے بعد زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

جاہلیت کے ظلم کا خاتمہ

قتل کرنے والے کے بدلے میں اسی قاتل ہی کو قتل کیا جائے

کسی دوسرے کو نہیں

قاتل خواہ آزاد ہے یا غلام، مرد ہے یا عورت

مقتول کے وارث کو قاتل کا بھائی کہا گیا

مسلمان ہونے کے ناتے تم اس کے بھائی ہو، تمہیں اسے کچھ نہ
کچھ معافی دینی چاہیے

معافی کی دو صورتیں

دیت لے لیں، پھر خواہ پوری لے لیں یا
اس میں سے کچھ معاف کر دیں

صدقہ کرتے ہوئے دیت لیے بغیر
معاف کر دیں

۱۰۔ اگر وہ معاف کرتے ہوئے قصاص کی جگہ دیت قبول کر لیں تو ان پر لازم ہے کہ دیت کا تقاضا اچھے طریقے سے کریں اور قاتل کے قبیلے والوں پر بھی لازم ہے کہ وہ اچھے طریقے سے دیت ادا کر دیں۔

۱۱۔ استطاعت ہوتے ہوئے دیت ادا نہ کرنا ظلم ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ) ”غنی کا دیر کرنا ظلم ہے“

آیت: 179

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ (179)

اور تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم بچ جاؤ۔

قصاص میں زندگی

اس سزا کے خوف سے لوگ قتل کرنے سے رک
جائیں گے اور کوئی شخص دوسرے کے قتل پر جرأت
نہیں کرے گا

تَتَّقُونَ

تاکہ تم دوسرے کو قتل کرنے سے بچ جاؤ

اس کے معنی عام لینا بہتر ہے

تاکہ تم گناہ سے کنارہ کر کے آخرت میں
اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جاؤ

علماء نے لکھا ہے کہ یہ آیت اختصار اور جامعیت میں بے نظیر ہے

آیت: 180

كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ
خَيْرًا الْوَصِيَّةَ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى
الْمُتَّقِينَ (180)

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آنے لگے تو اگر وہ
کچھ مال چھوڑے تو والدین اور رشتہ داروں کے لیے معروف طریقے
سے وصیت کر جائے، یہ حق ہے متقی لوگوں پر۔

والدین اور رشتہ داروں کے متعلق اللہ
تعالیٰ نے خود حصے مقرر کر دیئے ہیں

خود اللہ تعالیٰ نے وصیت فرمادی ہے

لہذا ان کے حق میں وصیت نہیں ہے

کچھ والدین اور رشتہ داروں کے حصے مقرر نہیں ہیں

ان کے بارے میں وصیت کرنا فرض کر دیتا کہ وہ محروم نہ رہ جائیں

- مثلاً وہ والدین جو کافر ہیں یا غلام ہیں، وہ مسلمان کے وارث نہیں ہو سکتے، ان کے حق میں وصیت فرض ہے۔
- یا کسی شخص کے دادا، دادی یا نانا، نانی کا اگر کوئی پرسان حال نہیں تو والدین ہونے کے ناتے ان کے حق میں بھی وصیت لازم ہے، جب کہ قریبی والد کی موجودگی میں وہ وارث نہیں ہیں۔
- اسی طرح کسی شخص کے بیٹوں کی موجودگی میں پوتے پوتیاں وارث نہیں ہو سکتے
- ایسے پوتوں کے حق میں وصیت فرض ہے، تاکہ وہ یتیمی کے داغ کے ساتھ ساتھ دادا کے ورثے سے بھی بالکل محروم نہ رہ جائیں

آیت: 183

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ
عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (183)
اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے رکھنا فرض کر دیا گیا ہے جیسے
تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

• روزے تقویٰ کے اسباب میں سے سب سے بڑا

سبب

اللہ کے حکم کی تعمیل کی جاتی ہے

اس میں نفس کو کنٹرول کرنا، شہوت کو توڑنا
اور تکبر کو ختم کرنا ہے

جتنا زیادہ تقویٰ اتنا زیادہ مقام

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ [صحيح البخاری: 3374]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سے پوچھا گیا لوگوں میں سب سے
زیادہ معزز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو ان میں سب
سے زیادہ تقویٰ والا ہو۔

آیت: 186

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
(186)

اور جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں سوال کریں تو بے
شک میں قریب ہی ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب
بھی وہ مجھے پکارے لہذا انہیں چاہیے کہ یہ بھی میری بات قبول کریں اور
مجھ پر ایمان لائیں تاکہ یہ ہدایت پائیں۔

روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی

افطار کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا رد نہیں کی
جاتی ہے، (ان میں سے) ایک روزے دار کی یہاں تک کہ وہ
(اس کو) افطار کر لے
[سنن الترمذی: 3598]

نبی ﷺ نے فرمایا: رمضان کے ہر دن اور ہر رات اللہ
تبارک و تعالیٰ کی طرف سے کچھ لوگوں کو جہنم سے خلاصی
نصیب ہوتی ہے اور ہر دن رات میں مسلمان کی ایک دعا ایسی
ضرور ہوتی ہے جو قبول ہو جائے [صحیح الترغیم والترہیب: 1002]

آیت: 188

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ
لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (188)

اور تم ایک دوسرے کے مال آپس میں باطل طریقے سے نہ کھاؤ اور نہ ان کو (بطور
رشوت) حاکموں کے پاس لے جاؤ تاکہ تم لوگوں کے مالوں کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ
کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو۔

باطل طریقے سے مال کھانے سے مراد

وہ معاوضہ بھی شامل ہے جو حرام ہے، جیسے
سودی لین دین اور ہر قسم کے جوئے سے
حاصل شدہ مال
جوا، لاٹری
امانت میں خیانت کر کے، ادھار لی ہوئی
چیز کا انکار کر کے
اجرت کھا جانا

غصب کر کے، چوری کر کے، امانت میں
خیانت کر کے اور ادھار لی ہوئی
چیز کا انکار کر کے مال کھانا سب شامل ہے
خرید و فروخت اور اجارہ میں دھوکہ
اور ملاوٹ کے ذریعے سے حاصل
کیا ہوا مال

اس حرام کھانے میں ان لوگوں کا
زکاۃ، صدقات، اوقاف اور وصیتوں کا مال کھانا
بھی داخل ہے جو اس مال کے مستحق نہیں، یا وہ
مستحق تو تھے مگر اپنے حق سے زیادہ وصول کیا۔
بیت المال میں کرپشن کرنا

ناحق ایک لقمہ بھی کھانا عذاب کا باعث

نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان کا (ناحق) ایک لقمہ بھی کھایا اور کہا ایک مرتبہ بھی کھایا تو اللہ
عز وجل اسے اتنا ہی جہنم کا کھانا کھلائیں گے جس نے کسی مسلمان کا ناحق کپڑا پہنا تو اللہ عز وجل اسے اسی
کے بقدر جہنم کا کپڑا پہنائیں گے اور جو کوئی کسی مسلمان کے ساتھ دکھلاوے والی جگہ پر کھڑا ہو گا تو اللہ
عز وجل بھی اسے قیامت والے دن اس کے دکھلاوے والے مقام پر کھڑا کرے گا (مسند احمد: 18011)

آیت: 201

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي
الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (201)

اور ان میں سے کوئی ایسا ہے جو کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں
دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور
ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

دنیا و آخرت کی بھلائوں سے مراد

ہر وہ چیز جو انسان کے نزدیک مستحسن ہو

آخرت کی حسنہ

آخرت کی بھلائوں سے مراد

قبر کی سزاؤں سے سلامتی، حشر اور جہنم کی سزا سے
سلامتی،
• اور اللہ کی رضا کا حصول، ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کے
ساتھ کامیابی اور رب الرحیم کا قرب
اللہ کا دیدار حاصل ہو، اللہ کا قرب نصیب ہو

دنیا کی حسنہ

دنیا کی بھلائوں سے مراد

• خوشگوار وسیع حلال رزق، نیک بیوی، ایسی اولاد
جس سے آنکھیں ٹھنڈی ہوں،
• راحت و سکون، نفع مند علم اور نیک عمل اور
اس طرح کے دیگر مطالبے جو پسندیدہ اور جائز
ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

آیت: 225

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ
يُؤَاخِذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ
(225)

اللہ تمہاری لغو قسموں پر تمہارا مواخذہ نہیں کرے گا لیکن وہ ان
(قسموں) پر تمہارا مواخذہ کرے گا جن کا ارادہ تمہارے دلوں نے کیا
اور اللہ بہت بخشنے والا، بہت حلم والا ہے۔

لغو قسموں سے مراد

♦ جو نیت کے بغیر عادت کے طور پر یوں ہی
زبان سے نکل جاتی ہیں

♦ لغو قسم کا کفارہ اور سزا نہیں

♦ ہاں جو قسمیں دل کے ارادے کے ساتھ کھائی
جائیں کہ اللہ کی قسم میں یہ کام ضرور کروں گا، یا
نہیں کروں گا اور پھر ان کی خلاف ورزی کی
جائے تو ان پر کفارہ ہے

یمین غموس

استغفار

کفارہ نہیں

کبیرہ گناہ

جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھانا

وَالْمُطَلَّاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228)

اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض آنے تک انتظار میں رکھیں (شادی نہ کریں) اور اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحموں میں جو کچھ پیدا کیا ہے، وہ اسے چھپائیں۔ اور اس دوران ان کے شوہر انہیں (اپنے پاس) لوٹالانے کے زیادہ حق دار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں، اور ان عورتوں کے لیے معروف طریقے سے ویسے ہی حقوق ہیں جس طرح ان پر ذمہ داریاں ہیں اور مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ بہت زبردست، بہت حکمت والا ہے۔

طلاق کے بعد عورت کا عدت میں رہنا

اگر خاوند اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو وہ فوراً اس سے جدا نہیں ہوتی، بلکہ اسے کچھ مدت انتظار میں گزارنا ہوگی

خاوند اس سے رجوع کر سکتا ہے

اس مدت کے گزرنے کے بعد عورت آزاد ہے

جس سے چاہے نکاح کر لے

اس مدت کو عدت کہتے ہیں

شوہر کے حقوق کی اہمیت

نبی ﷺ نے فرمایا: عورت اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتی جب تک اپنے شوہر کا حق ادا نہیں کرتی۔

الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكَ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (229)

طلاق (رجعی) دوبار ہے، پھر یا تو بھلے طریقے سے (بیوی کو) روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ رخصت کر دینا ہے، اور تمہارے لیے حلال نہیں کہ تم نے جو کچھ انہیں (مہر سمیت) دیا ہے اس میں سے کچھ بھی واپس لو مگر یہ کہ دونوں کو اس بات کا ڈر ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پھر اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ وہ دونوں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں کہ وہ عورت (علیحدگی حاصل کرنے کے لیے خاوند کو) بدلے میں کچھ دے دے۔ یہ اللہ کی حدود ہیں سو ان سے تجاوز نہ کرو اور جو لوگ اللہ کی حدود سے تجاوز کریں تو یہی دراصل ظالم ہیں۔

جاہلیت کے دستور کو روکا جانا

لیکن اگر کوئی دے دے تو ایک ہی طلاق واقع ہوگی

ایک وقت میں تین طلاقیں دینے کی ممانعت

- طلاق کا معنی آزاد چھوڑ دینا
- طلاق دینے کا درست طریقہ
- عورت جب حیض سے فارغ ہو تو جماع کے بغیر طہر کی حالت میں طلاق دی جائے گی۔
- حیض کی حالت میں طلاق نہ دی جائے
- یا تین طلاقیں اکٹھی نہیں دینی چاہیے۔
- تین سے زیادہ کی تو ممانعت ہے
- عورت کو تکلیف دینے سے بچنا چاہیے

• ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھیں، پھر لوگوں نے اس کام میں جلدی شروع کر دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”لوگوں نے ایسے کام میں جلدی کرنا شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے مہلت تھی، تو اب ہم ان پر کیوں نہ تینوں طلاقیں ہی نافذ کر دیں۔“ چنانچہ انھوں نے اسے نافذ کر دیا۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضُوا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (232)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو پھر وہ اپنی عدت پوری کر لیں تو تم انہیں ان کے (سابقہ) شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب وہ معروف طریقے سے باہم رضامند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اس کو کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ (طریقہ) تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ اور صاف ستھرا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

عورت ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی

عورت خود بخود اپنا نکاح نہیں کر سکتی ولی کی اجازت ضروری ہے اپنا نکاح خود کرنے والی عورت زانیہ ہے

دورانِ عدت، نکاح یا نکاح کی باقاعدہ پیشکش نہیں کی جاسکتی

عورت ستر سال کی بھی ہو جائے، تب بھی اس پر عدت لازم ہوگی

• شاہ عبدالقادر لکھتے ہیں: ”یہ حکم ہے عورتوں کے ولیوں کو کہ اس کے نکاح میں اس کی خوشی (کا خیال) رکھیں، جہاں وہ راضی ہوں وہاں کر دیں، اگرچہ اپنی نظر میں اور جگہ بہتر معلوم ہو

• رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے اور نہ کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے، کیونکہ وہ عورت زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے

آیت: 238

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ
(238)

سب نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے
فرماں بردار بن کر کھڑے ہو جاؤ۔

نمازوں کی حفاظت دنیا و آخرت کی اصلاح کا باعث

ایمان نماز ہے

دین کا نچوڑ

بنیاد

جو کوئی (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرے گا

اللہ اس کے دنیا و آخرت کے حال کی اصلاح کر دے گا

نمازوں کی حفاظت کرنے والے اللہ کا وعدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ
نمازیں فرض کر دی ہیں، جو شخص انہیں اس طرح ادا کرے کہ ان میں
سے کسی چیز کو ضائع نہ کرے اور نہ ان کا حق معمولی سمجھے تو اللہ تبارک
و تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور جو انہیں اس طرح
ادانہ کرے تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں، اگرچاہے تو اسے سزا دے
اور اگرچاہے تو اسے معاف فرمادے [مسند احمد: 22693]

آیت: 240

وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى
الْحَوْلِ غَيْرِ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي
أَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوفٍ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (240)

اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ رہے ہوں وہ اپنی بیویوں کے لیے ایک
سال تک بغیر (گھر سے) نکالے فائدہ پہنچانے (یعنی نان نفقہ دینے) کی وصیت کر جائیں۔ ہاں اگر
وہ خود نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں جو بھی وہ اپنی ذات کے بارے میں بھلے طریقے سے
(فیصلہ) کریں، اور اللہ بہت زبردست، خوب حکمت والا ہے۔

بیوہ کی عدت

خاوند کی وفات کی یہ عدت تمام عورتوں کے لیے یکساں ہے

خواہ وہ جوان ہوں یا بوڑھی

یا اس سے پہلے ہی فوت ہو گیا ہو

شوہر نے اس سے صحبت کی ہو

سب بیویاں شامل ہیں

• برو ع بنت واشق رضی اللہ عنہا کے خاوند صحبت سے پہلے ہی فوت ہو گئے تو رسول
اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا کہ اسے پورا مہر ملے گا، اسے عدت
گزارنا ہوگی اور اسے میراث میں سے بھی حصہ ملے گا۔

آیت: 245

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (245)

کون ہے وہ جو اللہ کو قرض حسنہ دے تاکہ وہ اسے اس کے لیے کئی گنا زیادہ بڑھا دے اور اللہ ہی تنگی پیدا کرتا ہے اور وہی کشادگی دیتا ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

قرض حسنہ

خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کرے اور اس میں ریاکاری یا کسی کو ستانے اور اس پر احسان رکھنے کی نیت نہ ہو

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے مراد
دین کے کاموں میں
لوگوں میں خیر پھیلانے کے لیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی اس کے لیے اس کا سات سو گنا لکھا جاتا ہے۔ [سنن الترمذی: 1625]

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ (247)

اور ان کے نبی نے ان سے کہا کہ بے شک اللہ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ مقرر کر دیا ہے تو وہ کہنے لگے اس کی بادشاہت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے جبکہ ہم بادشاہت کے اس سے زیادہ حق دار ہیں اور اسے تو کوئی مالی وسعت بھی عطا نہیں کی گئی۔ اس (نبی) نے کہا بے شک اللہ نے اسے تم پر چن لیا ہے اور اسے علم اور جسم کے اعتبار سے زیادہ وسعت دی ہے اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی بادشاہت عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا، خوب جاننے والا ہے۔

علمی قوت جسمانی قوت پر مقدم

نفسیاتی فضیلتیں، جسمانی فضیلتوں سے بہتر اور اشرف و اعلیٰ ہیں

علم والے اور لاعلم والے میں کوئی نسبت نہیں

علم کے ذریعے دوسری چیزیں مثلاً مال وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں۔
لیکن جہالت کی وجہ سے مال اور زندگی ضائع ہو جائے گی۔
جہالت عیب ہے، اس سے نکلنا چاہیے۔
دین و دنیا دونوں کے علم کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) وہ پیلو کی مسواک چن رہے تھے، ان کی پنڈلیاں پتلی تھیں، توجہ ہوا چلتی تو وہ لڑکھڑانے لگتے تھے، تو لوگ یہ دیکھ کر ہنسنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ تم کیوں ہنس رہے ہو؟ لوگوں نے کہا اے اللہ کے نبی! ان کی پتلی پتلی پنڈلیاں دیکھ کر، تو آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ دونوں پنڈلیاں میزان میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہیں۔

غور و فکر اور عمل کے نکات

♦ *فاستبقوا الخیرات*

♦ جو دنیا میں نیکیوں کی طرف سبقت کرے گا وہ آخرت میں بھی سبقت لے جانے گا۔"

♦ ذکر الہی کرنے والے سے اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ بھی اس کو یاد کرے گا۔

♦ صبر کرنے والوں کو تین نعمتیں ملتی ہیں۔ رب تعالیٰ کی مہربانی اس کی رحمت اور ہدایت یافتہ ہونے کی سند۔

♦ کبھی خود سے یہ نہ کہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تک کہ آپ کو یقین نہ ہو کہ اللہ نے قرآن کریم میں فرمایا وہ حدیث قدسی ہے۔

♦ میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے بہترین لباس کی طرح بنیں جو عیبوں کو ڈھانپنے والا آرام دہ اور سرد گرم موسم کی سختیوں سے بچانے والا ہو۔

♦ صبر کرنے والوں اور تقویٰ کی روش اختیار کرنے پر اللہ کا ساتھ / معیت نصیب ہوتی ہے

(إن الله مع الصابرين ، ان الله مع المتقين)

♦ *اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے نیکی کریں " وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ "

♦ اللہ سے شکوہ نہیں دعا کیا کریں اس یقین کے ساتھ کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔

♦ آیات پر یقین سے ہی عمل کی راہیں استوار ہوتی ہیں۔

♦ آخرت کے معاملات سے جہالت اللہ کو ناپسند ہے۔

♦ صرف دنیا نہیں آخرت کی خیر و بھلائی انعامات بھی مانگا کریں اور آخرت میں سب سے بڑا انعام اللہ کے

چہرے کا دیدار ہے۔

♦ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب*

1. زندگی تبدیلیوں کا نام ہے ان پر پریشان ہونے کی بجائے اللہ کی رضا پر راضی رہیں، قدم آگے بڑھانے چاہئے تبدیلیوں کو قبول کریں
2. بعض لوگوں کے لیے کہا جاتا ہے کہ Change is death انکے لیے تبدیلی بہت بھاری ہوتی ہے
3. اپنی صحت، اولاد، یا کسی بھی دوسری چیز میں حالات کبھی بھی تبدیل ہو سکتے ہیں تو جب تبدیلی آجائے تو اسکو قبول کر لیں کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے اور اس میں بھی کوئی خیر ہے
4. اپنی زندگی کا مقصد بنائیں۔۔۔ فاستبقوا الخیرات نیکیوں میں دوڑ لگانی ہے
5. اپنی کمزوریوں کو جانیں، اپنے جذبات کو اپنی کمزوری نہیں بنانا ان کو کنٹرول کرنا ہے
6. ان چیزوں کی لسٹ بنائیں جو میرے جذبات کو ایک دم بے قابو کر دیتی ہیں؟

7. کچھ لوگ، کچھ باتیں، کچھ چیزیں امتحان ہوتی ہیں ایسی situation اور

معاملات میں بہت محتاط رویہ اختیار کریں

8. مخلوق کی محبت اتنی زیادہ نہ ہو کہ وہ اللہ کی محبت سے بڑھ جائے ورنہ اللہ تعالیٰ

اسی کے ذریعے توڑے گا

9. محبوب جسکی محبت اللہ سے بڑھ جائے وہی فتنہ بنتا ہے وہی آزمائش ہوتی ہے،

وہی پریشانی کا باعث بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اس پر غیرت آتی ہے کہ اسکا

کوئی بندہ جسکو اس نے پیدا کیا اس نے سب کچھ دیا وہ اسے چھوڑ کر کسی اور کی

طرف زیادہ متوجہ ہو جائے

10. خوشحال زندگی کا راز

ذکر، شکر، صبر ان تین کو نہ چھوڑیے ان کو ہمیشہ یاد رکھیے۔ کبھی ذکر کی حالت میں

ہوں گے، کبھی نعمت ملنے پر شکر کی حالت میں، کبھی مشکل آنے پر صبر کی حالت

میں ہوں گے۔

11. دو طرفہ تعلقات ہی بہترین ہوتے ہیں۔ یک طرفہ تو ایک لٹکتی ہوئی رسی ہوتی

ہے جس کو کوئی تھامنے والا نہیں

12. عقل مند شخص اللہ کا حکم مان لیتا ہے

دنیا و آخرت میں بھلائی کی دعا

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا

(البقرة: 201)

